# قرآن شریف کے حکم کے مطابق لڑکیوں کو جائیداد سے حصہ ملنا چاہیئے

(فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

الٓمّٓ- ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ- الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ- وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ- اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [1]-

پھر فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے قرآن شریف ایک ایسی کتاب بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہ نمائی کیلئے بھیج دی ہے کہ جس میں انسان کی ان تمام ضروریات کو جن سے دین میں ترقی کرنے اور دنیا میں آرام پانے کی راہ ملتی ہے بیان کردیا ہے اور جس قدر وہ باتیں ہیں جن کا انسان کی روح اور اخلاق سے تعلق ہے یا جو بنی نوع کے آپس کے تعلقات کے متعلق ہیں سب بیان کردی ہیں اور تمام مضر اور تکلیف دہ چیزیں بھی جن سے بچ کر انسان حقیقی خوشی اور سچی راحت حاصل کرسکتا ہے بتادی ہیں کہ فلاں شے سے بچو تو آرام پاؤ گے اور فلاں کو اختیار کرو گے تو سُکھ نصیب ہوگا۔

لیکن نادانی سے جب لوگ مختلف معاملات میں پڑتے اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر غور نہیں کرتے اور اپنی کوتاہ نظری سے اَور طرف نکل جاتے ہیں اور اس حقیقت سے بے خبر ہوجاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے احکام میں ہوتی ہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اسی راہ پر چل کر ان راستوں کو چھوڑ دیا جو خدا تعالیٰ نے ان کیلئے مقرر کئے تھے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے جب مسلمانوں سے دریافت کیا کہ تم لوگ تقسیمِ وراثت میں کیا طریق اختیار کرنا چاہتے ہو تو بہت سے مسلمانوں نے حکام سے کہہ دیا کہ ہم شریعت کے رُو سے تقسیم وراثت نہیں چاہتے بلکہ رواج کے مطابق چاہتے ہیں جب گورنمنٹ کے اہلکاروں نے پوچھا تو بہت سے مولویوں، جاہلوں، امیروں، غریبوں نے یہی جواب دیا کہ ہمیں شریعت کی تقسیم منظور نہیں ہم رواج پر چلنا چاہتے ہیں اور یہی بات انہوں نے سرکار میں لکھوادی۔ ان کے اس فعل کا جو کچھ نتیجہ نکلا اور جس غرض کو اپنے دل میں رکھ کر انہوں نے یہ لکھوایا تھا وہ کہاں تک پوری ہوئی اس کے بیان کرنے کیلئے نہ اتنا وقت ہے اور نہ خطبہ سے اس کا تعلق۔ مگر ہر ایک مسلمان اس بات کو خوب جانتا ہے کہ جس دن سے انہوں نے یہ لکھوایا ہے کہ ہم شریعت کے مطابق نہیں بلکہ رواج کے رُو سے تقسیم وراثت کریں گے اسی دن سے ان کی جائدادیں غیر مذاہب والوں کے پاس جانی شروع ہوگئی ہیں اور اِس وقت پچیس تیس یا پچاس فیصدی تک بِک چکی ہیں اور وہ غرض جو ان کے دلوں میں تھی وہ پوری نہ ہوئی۔ انہوں نے سمجھا تھا کہ اِس طرح ہماری جائدادیں محفوظ رہیں گی کیونکہ اگر لڑکی کو بھی حصہ دیا جائے تو وہ چونکہ دوسری جگہ بیاہی جاتی ہے اس لئے وہ جائداد دوسروں کے پاس چلی جائے گی اور اگر لڑکوں میں ہی جائداد رہے تو اپنے گھر میں ہی رہے گی اور دوسرے کے پاس جانے سے محفوظ ہوجائے گی حالانکہ یہ خیال بالکل لغو اور بیہودہ تھا۔ مثلاً ایک شخص کے چار بیٹے ہوں اور ایک بیٹی تو اگر ایک بیٹی اپنا حصہ لے جائے گی تو چار بہوئیں لے بھی تو آئیں گی۔ سو دنیاوی لحاظ سے بھی لڑکیوں کو حصہ دینا موجب نقصان نہیں اور نہ جائدادوں کو اس طرح کچھ ضرر پہنچتا ہے لیکن اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ خدا تعالیٰ کا حکم توڑنے کی وجہ سے گناہ گار ہوئے وہ الگ، اور دنیا میں جو ذلّت اور رسوائی حاصل ہوئی وہ جُدا رہی۔ کسی نے کہا ہے۔

؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

نہ انہوں نے خدا کی فرمانبرداری کی اور نہ عزت مال اور دولت حاصل ہوئی پس ان کا نہ دین رہا اور نہ دنیا- اب بعض جگہ ہماری جماعت کو یہ مشکلات پیش آرہی ہیں کہ ہمارے لوگ چاہتے ہیں کہ لڑکیوں کو حصہ دیں اور رسم و رواج کو چھوڑ کر شریعت پر عمل کریں تو غیراحمدی انہیں روکتے ہیں اور قانون کی رو سے مجبور کرتے ہیں کہ وہ ایسا نہ کریں- اس کی وجہ سے احمدی جماعت کا کثیر حصہ پوری آزادی سے شریعت پر عمل نہیں کرسکتا- اِس وقت ایک موقع ہے- گورنمنٹ نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ پنجاب میں جس قدر رواج ہیں وہ سب قوموں سے پوچھ کر لکھ لئے جاویں- پھر قانونِ سرکاری کے علاوہ دیگر امور میں ان ہی کے ماتحت تمام فیصلے کئے جایا کریں اور یہ قانون کی طرح ہوں اس کے متعلق کارروائی شروع ہے- شملہ میں ایک کانفرنس اسی غرض کیلئے مقرر ہوئی ہے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ کیا کیا رواج ہیں' وائسرائے کی خدمت میں رپورٹ کرے-

اِس موقع پر ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ ان مشکلات کو جو اُن کے رستہ میں حائل ہیں دور کروانے کی کوشش کریں اور وہ اس طرح کے تمام جماعت ایک میموریل تیار کرے- اس میں لکھا جائے کہ ہمارا رواج وہی ہے جو شریعتِ اسلام ہے اور اسی کا فیصلہ ہمیں منظور ہے- ہمارے تمام فیصلے اسی کے ماتحت ہوں اور مختلف فیہا مسائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ یا اپنی جماعت کے علماء کا فیصلہ منظور ہوگا اس طرح یہ دقّت دور ہوجائے گی- بہت سے لوگ ہمیں لکھتے ہیں کہ ہم لڑکیوں کو حصہ دینا چاہتے ہیں لیکن مجبور ہیں کچھ کر نہیں سکتے کیونکہ دیگر رشتہ دار جو غیراحمدی ہیں وہ روکتے ہیں اس لئے رواج کے مطابق ہی کرنا پڑتا ہے- اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک موقع دیا ہے اس کے متعلق تمام جماعت کے لوگ اپنے طور پر دستخط کرکے یا انگوٹھے لگا کر ہمارے پاس بھیج دیں اور یہ کاغذات ہمارے پاس تیار رہیں جس وقت مناسب موقع ہوگا پیش کردیئے جائیں گے-

اگر ہماری جماعت اس پر عمل درآمد کرنا شروع کردے گی تو یہ لوگوں کیلئے ایک نمونہ ہوگا اور جو شخص اپنے عمل سے کسی کو ہدایت دیتا ہے اسے اپنے متّبع کا بھی ثواب ملتا ہے اس کا ثواب کم نہیں ہوتا مگر جس کے ذریعہ ہدایت ہوتی ہے اسے بھی ثواب ملتا ہے- اگر ہماری جماعت میں یہ بات شروع ہوجائے کہ تقسیمِ وراثت شریعت کے مطابق ہو اور دوسرے لوگ یہ بات دیکھ لیں کہ شریعت پر عمل کرنے سے کوئی تباہ نہیں ہوتا بلکہ ترقی کرتا ہے تو انہیں

بھی ہدایت نصیب ہو جائے اور اس طرح ہماری جماعت اس گناہ کو دور کرنے کا ذریعہ ٹھہرے۔

اخباروں کے ذریعے اس بات سے اطلاع دے دی جائے کہ تمام احمدی دستخط کرکے اور انگوٹھے لگا کر میموریل تیار کریں اور کوئی احمدی خواہ کسی قوم کا ہو، کسی ضلع کا ہو، کسی علاقہ کا ہو، سب یہ لکھ دیں کہ ہمارے فیصلے شریعت پر ہوں کسی علاقہ یا ضلع کے رواج پر نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر پھر وہ دن لائے کہ وہ خدا کے حکموں پر عمل کرکے دین و دنیا میں کامیاب ہو جاویں۔ آمین۔

(الفضل ۱۹-اکتوبر ۱۹۱۵ء)

---

لہ البقرۃ: ۲تا۶